نگاہِ اولیں

بھارتی ریاستی دہشت گردی پر خاموشی کیوں؟

مدیرالتحریر

انگریزوں اور ہندوؤں کی سیاسی سازشوں نے تقسیم برصغیر کے وقت پاکستان کی شہ رگ کشمیر کو متنازعہ رکھا۔ اہل کشمیر کی تحریک آزادی رکوانے کے لیے بھارت سرکار نے اقوام متحدہ سے فریاد کی، جہاں سے اہلیان کشمیر کے لیے حق خودارادیت کی قرارداد پاس ہوگئی۔ اس روز سے اب تک اقوام متحدہ کی پاس کردہ درجنوں قراردادوں کو وعدۂ فرد، پرٹرخاتے ٹرخاتے دوتہائی صدی گزر رہی ہے۔ بھارتی ڈھٹائی کے سامنے پاکستان کی بے بسی اور اقوام عالم کی سردمہری سے تنگ آ کرآخر کشمیری قوم نے مسلح جدوجہد شروع کردی، جس پر تیس سال بیت رہے ہیں۔

اس عالمی بےحمیتی نے ظالم ہندوؤں کی جرأتِ رندانہ میں روز بروز بے تحاشا اضافہ کیا۔ پچھلی حکومتوں کے دور میں "دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت" کے دعوے کی زبانی لاج رکھتے ہوئے کسی حد تک الفاظ میں شائستگی دیکھنے کو بھی ملتی تھی۔ جب سے بھارت میں اہل اسلام کے سب سے بڑے موذی دشمن نریندر مودی نے اسی فرعونیت کے بل بوتے پر انتخابات جیتے ہیں، ان کے الفاظ میں بھی جمہوریت کا حسن ختم ہو چکا ہے اور فرعونیت کی رعونت ظاہر ہورہی ہے۔ پچھلے ماہ بھارت کے وزیردفاع منوہر پاریکر نے اعلان کیا کہ انہوں نے کشمیر میں مصروف دس لاکھ بھارتی فوج کو حریت پسندوں کے خلاف ہر قسم کی کارروائی کی کھلی اجازت دے رکھی ہے۔

بھارتی مسلمانوں کے قاتل اعظم اور شہادت بابری مسجد کے اولین مجرم نریندر مودی کی ظالمانہ حکومت کی دوسری سالگرہ پر ایک ٹی وی چینل D.D.News کو انٹرویو دیتے ہوئے منوہر پاریکر نے فخر کے ساتھ بیان دیا:

"ہم نے اپنی فوج کے ہاتھ باندھ کر نہیں رکھے ہیں؛ بلکہ نفسیاتی طور پر مکمل حمایت اور حوصلہ افزائی کرنے کے علاوہ انہیں آئے روز جدید ترین اسلحوں سے مسلح کررہے ہیں۔ جناب مودی ہر حوالے سے اپنی فوج کی پشت پر کھڑے ہیں۔ سابقہ حکومت کی بعض پالیسیوں نے فوج کے مورال کو کچھ زک پہنچی تھی؛ لیکن اب ہم نے صورتحال بالکل بدل دی ہے۔ کشمیر تک ہم نے فوج کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔"

اس زہریلے بیان کے بعد منوہر پاریکر نے اعلان کیا: ''کشمیر میں فوج کے دفاع کے لیے بنائے گئے قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ شہری علاقوں میں فوج کو مختلف عسکری کارروائیوں میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جن کے تدارک کے لیے یہ قوانین انتہائی مؤثر اور لازمی ہیں۔''

مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کو کچلنے کے لیے بنائے گئے قوانین کے مطابق ہر سپاہی کو کسی بھی کشمیری مرد، عورت، بچے اور بوڑھے کے ساتھ جو بھی سلوک کرنا چاہے کرگزرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس غیر انسانی قانون کے تحت بھارتی فورسز پرامن مظاہروں پر سرعام گولیاں چلاتے ہیں، بم برساتے ہیں، زہریلی گیسیں استعمال کرتے ہیں؛ لیکن ان سے کوئی باز پرس نہیں ہوتی۔ اقوام عالم کے ہاں منظور شدہ حق خود ارادیت کے مطالبے کی پاداش میں گزشتہ تیس سالوں کے اندر ایک لاکھ سے زیادہ کشمیری' بھارتی درندگی سے شہید ہو چکے ہیں۔ دس ہزار کشمیری لاپتہ ہیں، دس ہزار سے زیادہ بھارتی جیلوں میں ظلم وستم کی تاب نہ لاتے ہوئے مظلومانہ شہادت پا چکے ہیں، ایک لاکھ سے زیادہ کشمیری بچے یتیم ہو چکے ہیں۔ بے گناہی کے ثبوت کے ساتھ کتنے ہی مقدمات درج ہو چکے ہیں، لیکن آج تک کسی ایک ظالم فوجی کے خلاف کوئی مؤثر عدالتی کارروائی عمل میں نہیں آئی ہے۔ بھارت کشمیر کی تحریک آزادی کو پاکستان کی مداخلت قرار دیتا ہے، لیکن وہ سرعام اعلان کر رہا ہے کہ کشمیر میں بھارتی فوج کے ہاتھوں جان کی بازی ہارنے والے، جیل خانوں میں ظلم وستم سہنے والے اور قابض بھارتی افواج کے ساتھ لڑنے مرنے والے کشمیری شہری ہیں۔ سیاسی قیدی بھی کشمیر کے باشندے ہیں۔ کیا یہ تمام تحریک آزادی کو اہل کشمیر کا مقامی مسئلہ ثابت نہیں کرتے؟!

یہ حالت تھی حریت پسند مسلمانوں کی، لیکن بھارت میں جاری ہر دہشت گردانہ واقعے کی سزا صرف مسلمانوں کو دی جاتی ہے۔ ایسی دہشت گردی جس میں سو فیصد مسلمان ہی شہید اور زخمی ہو جاتے ہیں، ان میں بھی بیچارے مسلمانوں کو ہی گرفتار کیا جاتا ہے۔ بلا کسی ثبوت کے ان بیچاروں کو سالہا سال جیلوں میں انتہائی اذیت دی جاتی ہے۔ 2001ء میں نریندر مودی نے جنونی ہندوؤں کو اکسا کر پورے ایک ماہ تک مسلمانوں کا قتل عام کرایا، لیکن کسی ایک ہندو کو سزا نہیں ملی۔ اور اسی مسلم کشی کے سہارے اس وقت کے وزیر اعلیٰ مودی کی ایذا رسانی نے اسے وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہونے میں مدد دی۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کو اپنے دینی بھائیوں کے حق میں عالمی سطح پر خوب آواز اٹھانا چاہیے۔

کشمیری مسلمانوں پر ظلم وستم کا سلسلہ بند ہونے تک کسی قسم کی تجارت، دوستی اور ''مذاق رات'' (مذاکرات) کی حامی نہیں بھرنی چاہیے۔ دنیائے انسانیت کے سامنے بھارتی مظالم بالکل عیاں کر دینے چاہئیں۔

''اقوام متحدہ'' تو سپر پاورز کا پٹھو ہے۔ مسلمانوں کے حق میں اس کا کام صرف بے جان قرارداد پاس کرنے کے سوا کچھ نہیں؛ ہمیں اسلامی ممالک کی تنظیم .O.I.C کو تقویت دینے کی کوشش کرنا اور اسلامی ممالک کے حالیہ فوجی اتحاد کے سامنے اس مسئلے کو اٹھانا چاہیے۔ کشمیری حریت پسندوں کی صرف ''اخلاقی'' اور ''سفارتی'' حمایت پر اکتفا کرنے کے بجائے ان کے ہاتھوں کو تقویت دینی چاہیے۔ نیز بھارتی لابی کی دہشت گردی کی بیخ کنی کے لیے آپریشن ضرب عضب کو پورے خلوص وجرأت کے ساتھ جاری رکھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ بھاری مینڈیٹ کی حکومت کو توفیق اور ہمت سے ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی دہشت گردوں کے گریبان پکڑنے میں کامیابی عطا کرے۔ بعض با اثر دشمنانِ ملک وملت کے ناروا استثناء کے علاوہ مجموعی طور پر اب تک کے اقدامات قابل تعریف ہیں۔ اس کارروائی کے دوران متعدد مواقع پر بعض سیاسی عناصر نے حکومت کے لیے مشکلات پیدا کرنے کی دیدہ ودانستہ کوششیں کیں۔ اور حکومت کے بعض عاقبت نا اندیش اقدامات اور حماقتوں کے ذریعے دشمنانِ امن وسلامتی کو انارکی پھیلانے کی راہ ہموار کرنے کا موقع بھی میسر آیا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان حماقتوں پر قوم سے معافی مانگ کر آگے کا ہر قدم راست سمت میں اٹھایا جائے۔

ان تمام مسائل سے جان چھڑانے کی کوششوں میں ہمیشہ اللہ رب العالمین کی نصرت پر تکیہ کرنا لازمی ہے، جس کے سوا کوئی حاجت روا، مشکل کشا نہیں ہے۔ جناب وزیر اعظم صاحب کو رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر پاناما لیک جیسے کیسوں کی قانون کے مطابق پیروی کرنا چاہیے اور اگر کوئی جرم سرزد ہوا ہے، تو اس کی سزا بھی خندہ پیشانی سے قبول کرنا چاہیے۔ کسی پر بھی سیاسی مخالفت یا سپر پاورز کی رضاجوئی کے لیے ظلم نہیں کرنا چاہیے۔ یقیناً ''حکومت کفر کے ساتھ تو قائم رہ سکتی ہے؛ لیکن ظلم کے ساتھ نہیں''۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو، آمین